بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۴ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۳ صلح ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۳ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۹

احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا سرگرمی سے اسلام پھیلا رہا ہے

نائیجیریا کی لیگوس سٹیٹ کے گورنر الحاجی لطیف کائیوڈے جکانڈے کا پیغام

لیگوس ۔ نائیجیریا کی لیگوس سٹیٹ کے گورنر الحاجی لطیف کائیوڈے جکانڈے نے کہا ہے کہ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا نہ صرف بڑی سرگرمی سے مذہب اسلام پھیلا رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی، طبّی اور سماجی کاموں کے میدان میں بھی نائیجیریا کے تمام عوام کی خدمت بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب و ملت بڑی تندہی سے کر رہا ہے۔

اِن خیالات کا اظہار گورنر موصوف نے جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے ۳۰ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۳ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ایک خیر سگالی پیغام میں کیا جو کہ دیگر پیغامات کی طرح اِس موقع پر پڑھ کر سنایا گیا۔

گورنر موصوف کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"مسلمان بھائیو اور بہنو اور ساتھیو!

السلام علیکم

مجھے اِس بات سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ کے مشن نے مجھے ۳۰ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر اِس پیغام کے ذریعہ دلی مبارکباد اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرنے کا موقع دیا ہے۔

احمدیہ مسلم مشن جو کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ایک شاخ ہے اس کے دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر پیروکار موجود ہیں اور یہ بات حیران کن نہیں ہے کہ احمدیہ مشن نہ صرف یہ کہ اسلام کو بحیثیت مذہب پھیلانے کے میدان میں سرگرمی سے مصروفِ کار ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی، طبّی اور سماجی کاموں کے میدان میں بھی تندہی سے کامیابیاں حاصل کر رہا ہے اور تمام نائیجیرین احباب کی بلا امتیاز رنگ و نسل یا مذہب و ملت یکساں خدمت کر رہا ہے۔

احمدیہ مسلم مشن نے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کے قیام کے ضمن میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان سے مَیں ذاتی طور پر آگاہ ہوں۔ آپ کے مشن کے زیرِ اہتمام جو مختلف ہیلتھ کلینک اور ڈسپنسریاں ملک بھر میں کام کر رہی ہیں وہ آپ کی طرف سے نائیجیریا کے عوام کی صحت اور بہبود کا ایک فصیح اعتراف ہے۔

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری حکومت آپ کے ان تمام اقدامات میں آپ کی تائید کرے گی جو کہ آپ ہمارے عظیم ملک کی ترقی کے لئے روحانی اور تعلیمی میدانوں میں سر انجام دیں گے۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو اور بہنو! مَیں اِس ضمن میں آپ کے سامنے مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی پیش کرتا ہوں۔ یہ سورہ بقرہ کی ۲۲ ویں آیت ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اے انسانو! اپنے اس خدا کی (باقی صفحہ ۳ پر)

جماعتِ احمدیہ کی ۶۱ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۶۱ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ امان ۱۳۵۹ ہش (مطابق ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو گی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل ربوہ سے باہر تشریف فرما ہیں۔ باہر سے آمدہ جمعہ ۱۸ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم حضور کو اپنے خاص فضل سے صحت و عافیت سے اپنی حفظ و امان میں رکھے، آپ کے مقاصدِ دینیہ کی تکمیل میں لاانتہا برکات ڈالے اور ہر ہر لحظہ اور ہر ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

مجھے تقریباً ۲ ماہ سے یرقان کی تکلیف تھی جلسہ کے ایّام میں اس میں شدّت پیدا ہو گئی۔ واپس حیدرآباد آ کر سول ہسپتال کے ڈاکٹروں نے فوری طور پر ہسپتال میں باقاعدہ داخل ہو کر علاج کروانے کا مشورہ دیا چنانچہ ہسپتال میں داخل ہو گیا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحتِ کامل عطا فرمائے۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ حیدرآباد وارڈ ۱ سائیڈ روم نمبر ۲۰ لیاقت میڈیکل ہسپتال ۔ جام شورو سندھ)

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مبلّغ انگلستان کے بارہ میں بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں دل کا ہلکا سا حملہ ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے دعا کریں اللہ تعالیٰ (باقی صفحہ ۶ پر)

افغان مہاجرین کیلئے صدرِ پاکستان کی طرف سے قائم کردہ فنڈ میں

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پچیس ۲۵ ہزار روپے کا عطیہ

امامِ جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے مبلغ پچیس ہزار روپے صدرِ پاکستان کے امدادی فنڈ برائے افغان مہاجرین میں بطور عطیہ دیئے گئے ہیں۔

محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ حضور کے ارشاد پر ناظر اعلیٰ کی طرف سے یہ رقم صدرِ پاکستان کے ریلیف فنڈ برائے افغان مہاجرین میں ۱۷ جنوری ۱۹۸۰ء کو بوساطت نیشنل بنک آف پاکستان ربوہ جمع کرا دی گئی ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: ۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیلگری (کینیڈا) میں جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کا انعقاد

• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام • پاکستانی ہندوستانی مصری عراقی اور انگریزوں کی شرکت

• محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ اور محترم مولانا کلیم مبلغ ویسٹ کوسٹ کی پُرمغز تقاریر

• پریس ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے ذریعہ جماعت کا تعارف

مرتبہ :۔ مکرم چوہدری عبدالباری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیلگری

جماعت احمدیہ کیلگری ۷۰ نفوس پر مشتمل ہے مگر کام کے لحاظ سے بہت آگے نکلنے کا عزم رکھتی ہے۔ جب سے کینیڈا میں علم انعامی کا طریق کار رائج کیا گیا ہے اس وقت سے یہ اعزاز کیلگری جماعت کے پاس ہے اور جماعت کی پوری کوشش ہے کہ یہ اعزاز اور یہ شرف جو اسے حاصل ہے اس کو ہر لحاظ سے برقرار رکھے۔ اللہ تعالےٰ اس جماعت کی کوششوں میں برکت ڈالے آمین

جماعت احمدیہ کیلگری کی مجلس عاملہ نے ماہ اگست میں یہ فیصلہ کیا کہ اکتوبر کے وسط میں جلسہ یوم پیشوایان مذاہب منایا جائے لہذا اس وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام سرگرمیاں شروع کر دی گئیں۔ الحمد للہ کہ جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب اور دیگر دوستوں نے اس کام میں جتنی محنت کی، اللہ تعالےٰ نے اس سے کہیں بڑھ کر اچھے اور اعلےٰ نتائج نکالے۔

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کیلگری محترم راجہ باسط احمد صاحب نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں جلسہ کی صدارت کے لئے درخواست کی جسے محترم چوہدری صاحب نے بڑی خوشدلی سے قبول فرمالیا۔ محترم چوہدری صاحب کی طرف سے یہ اطلاع ماہ ستمبر کے وسط میں ملی اور اس کے بعد تمام کینیڈا کی جماعتوں سے اور دیگر سیاسی، علمی، مذہبی اداروں سے رابطہ قائم کر لیا گیا اور انکو دعوت نامے اور لیف لیٹ ارسال کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف تھا۔

ہال کے سلسلہ میں پریذیڈنٹ صاحب اور خاکسار کو کافی محنت کرنا پڑی کیونکہ ماہ اکتوبر میں شہر کے تقریباً سارے کے سارے ہال بُک ہو چکے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا اور ہمیں یونیورسٹی نے ہال اس موقعہ کے لئے عنایت فرمایا جو کہ بہترین جگہ ثابت ہوئی۔

ہمارا جلسہ ۱۶ اکتوبر کو تھا مگر ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کی اخباروں میں جلسہ کے انعقاد اور محترم چوہدری صاحب کی آمد کی خبریں شائع ہونی شروع ہو گئیں جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں ۲۰۰ کی تعداد میں ایک اشتہار جس کو عزیز راحت احمد صاحب نے لکھا تھا مشہور جگہوں پر شائع کر کے چسپاں کر دیا گیا۔

محترم چوہدری صاحب کی آمد سے قبل تمام مہمان، ٹورنٹو، سسکاٹون، ایڈمنٹن، وینکوور اور سان فرانسسکو سے تشریف لا چکے تھے۔ کئی دوست ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے اور اپنے وقتوں کی ہفتہ بھر کے لئے قربانی کر کے تشریف لائے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔

۱۶ اکتوبر کیلگری جماعت کے لئے بڑی خوشی کا دن تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی اور جماعت احمدیہ کے روشن ستارے یعنی محترم چوہدری صاحب انگلینڈ سے کیلگری تشریف لا رہے تھے۔ کیلگری کی تمام جماعت اور دیگر مہمانان کرام محترم چوہدری صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ جب اس جہاز کی اڑان کے مسافر باہر نکلنے شروع ہوئے تو جماعت کے جملہ مسافر ایک لمبی اور سیدھی قطار بنا کر چوہدری صاحب کے استقبال کے لئے باوقار طور پر کھڑے ہو گئے۔ محترم چوہدری صاحب جب باہر تشریف لائے تو مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج کینیڈا نے اور راجہ باسط احمد صاحب نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ جس کے بعد محترم چوہدری صاحب نے تمام احباب جماعت سے مصافحہ فرمایا جس کے ساتھ ساتھ محترم مشنری صاحب انچارج ہر دوست کا نام اور مختصر تعارف وغیرہ کرواتے گئے۔ اس کے بعد تمام احباب ایک قافلہ کی صورت میں محترم راجہ باسط احمد صاحب کے مکان پر پہنچے جو کہ انہوں نے حال ہی میں خریدا تھا اور خود فی الحال اس میں منتقل نہیں ہوئے تھے۔

محترم چوہدری صاحب تقریباً ۹ گھنٹے کی پرواز کے بعد یہاں پہنچے تھے۔ گھر پہنچ کر آپ تمام دوستوں میں تشریف فرما ہوئے اور سارے پروگرام کے بارے میں تفصیلی دریافت فرمایا۔ اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازیں ادا کرنے کے بعد تقریباً ۲ گھنٹے تک ایک مجلس جس میں خدا اور اس کے رسول اور اس کے مسیح کی باتیں ہوتی رہیں جمی رہی۔ چھ بجے شام چونکہ یونیورسٹی میں پروگرام تھا لہذا ۵½ بجے آپ تیار ہونے کے لئے اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ جلد تیار ہو کر تقریباً ۶ بجے یونیورسٹی کے میکیوان ہال پہنچے۔ جہاں پر ٹیلی البرٹن کا نمائندہ انٹرویو کے لئے انتظار میں بیٹھا تھا۔ پندرہ منٹ کے انٹرویو کے بعد جملہ معزز مقررین کا محترم چوہدری صاحب سے تعارف کروایا گیا۔ یاد رہے کہ جملہ معززین نے جس جس موضوع پر تقریر کی وہ اسی مذہب سے تعلق رکھنے والے تھے۔

۱۔ ڈاکٹر فریڈمین۔ یونیورسٹی آف کیلگری میں پروفیسر ہیں جیوازم پر تقریر کی۔

۲۔ ڈاکٹر پیٹرکریگی۔ یونیورسٹی میں ڈین ہیں عیسائیت پر تقریر کی۔

۳۔ ڈاکٹر سعود۔ ہندوازم اور کرشنا کی زندگی پر تقریر کی

۴۔ مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم۔ آپ جماعت احمدیہ کے ویسٹ کوسٹ میں مبشر ہیں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر تقریر کی۔

۵۔ ڈاکٹر الزلی کو آموا۔ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور بدھ مت پر تقریر کی۔

۶۔ ڈاکٹر منسا سنگھ۔ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں سکھ ازم پر تقریر کی۔

تعارف کے بعد جملہ معزز مقررین کو سٹیج پر دو رویہ کرسیوں پر بٹھایا گیا۔ اور صدر جلسہ کے طور پر محترم چوہدری صاحب صدارتی کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ جن کے دائیں طرف سید منصور احمد صاحب بشیر انچارج مشن کینیڈا اور بائیں طرف راجہ باسط احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیلگری بیٹھے تھے۔

صدر صاحب نے جلسہ کی کارروائی کا اعلان فرمایا اور خاکسار عبدالباری کو تلاوت قرآن کریم کے لئے ارشاد فرمایا۔ خاکسار نے قرآن کریم کی کچھ آیات اور ان کا انگلش ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد راجہ باسط احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیلگری نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ برقی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے اس موقعہ کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی تھی۔ برقی پیغام پڑھے جانے کے بعد صاحب صدر کا مختصر تعارف کرایا۔

اس کارروائی کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کے پہلے مقرر ڈاکٹر فریڈمین کو تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ جنہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ جیوازم کے بانی حضرت موسےٰ تھے انہوں نے کہا یہ بالکل غلط ہے۔ حقیقتاً جیوازم کے بانی حضرت ابراہیمؑ تھے۔ گو اس میں شک نہیں کہ جیوازم کے لئے حضرت موسےٰ کو بہت کچھ کرنا پڑا۔ مگر وہ اس کے جد امجد نہیں ہیں۔

ان کی بیس منٹ کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے ڈاکٹر پیٹر کریگی کو عیسائیت پر تقریر کرنے کے لئے بلایا (ڈاکٹر صاحب جو کہ یونیورسٹی میں ڈین کے عہدہ پر فائز ہیں جب مارچ ۱۹۷۹ء میں ہم نے جلسہ سیرۃ النبیؐ منایا تھا تو ڈاکٹر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائی تھی)

ڈاکٹر صاحب نے سٹیج پر آ کر ہال میں بیٹھے لوگوں کو مبارکباد دی کہ جماعت احمدیہ نے بڑا احسن قدم اٹھایا ہے اور اس جلسہ کی طرح ڈالی اور دوسرا یہ کہ اس جلسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صدارت ایک نہایت عالم فاضل جن نے دنیائے انسانیت کے لئے بہت کچھ کیا ہے کر رہے ہیں۔ میں اس موقعہ پر اپنی طرف سے اور یونیورسٹی آف کیلگری کی طرف سے محترم چوہدری صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے عیسائیت کے موضوع پر تقریر کی جو کہ بیس منٹ تک جاری رہی۔

ان کی تقریر کے بعد ڈاکٹر سود نے ہندوازم پر تقریر کی جس میں انہوں نے ہندوازم اور کرشنا کے بارے میں بتایا۔ ان کی تقریر ختم ہونے پر چائے اور کافی کا وقفہ پندرہ منٹ کے لئے تھا۔ وقفہ میں لوگوں نے چائے اور کافی کے علاوہ اس نمائش کو دیکھا جو کہ جماعت کیلگری کی طرف سے جماعت کے مختلف قرآن کریم کے تراجم احادیث اور دیگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی صورت میں میزوں پر لگائی گئی تھیں۔

پندرہ منٹ کا وقفہ ختم ہونے پر صاحب صدر نے عین وقت پر جلسہ کی کارروائی شروع کرائی۔ محترم چوہدری صاحب نے اسلام کی نمائندگی کرنے والے مقرر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کو سٹیج پر تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ مولانا صاحب نے نہایت ہی اچھے اور دل میں رچ جانے والے انداز میں تقریر کی۔ سب نے یہی کہا کہ مولانا صاحب کا انداز بیان، ان کا علم اور ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان نہایت ہی روح پرور ہے۔ جس کی داد لوگوں نے تقریر ختم ہونے پر اپنے انداز میں دی۔

پانچویں تقریر لزلی کو آمورا کی تھی جس نے بدھ مت اور بدھا پر روشنی ڈالی۔ چھٹی اور آخری تقریر ڈاکٹر منسا سنگھ کی تھی جس میں انہوں نے سکھ ازم اور گورو بابا نانک کی زندگی پر روشنی ڈالی۔

تقریباً دس بجے یہ پروگرام ختم ہوا اور سوال و جواب کا پروگرام شروع ہوا۔ اس ترتیب سے جس ترتیب سے مقررین نے تقریریں کی تھیں، ان کو سٹیج پر بلایا گیا تا وہ اپنے حصہ سے جوابات دیں۔ سب سے دلچسپ وہ تھا جب محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم ڈائس پر تشریف لائے اور ایک سوال کرنے والے نے ختم نبوت کے بارے میں سوال کیا۔ ابھی سوال ختم ہوا تھا کہ جواب کی ذمہ واری خود بخود ہی چوہدری صاحب نے اپنے ذمہ لے لی۔ اس کے بعد کوئی بیسیوں سوال ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئے مگر سب کے جوابات چوہدری صاحب نے خود دیئے اور سٹیج پر بیٹھ کر جس طرح سوال کرنے والوں کو قابو میں رکھا یہ انہی کا حصہ ہے محترم چوہدری صاحب نے قرآن احادیث اور بزرگان دین کے اقوال سے نہایت احسن رنگ میں جواب دیئے۔

جب سارے مقررین کا وقفہ سوال و جوابات ختم ہوا تو محترم چوہدری صاحب نے فرمایا۔ ابھی کچھ اور سوالات بھی آ رہے ہیں۔ مگر چونکہ جلسہ کی کارروائی بہت لمبی ہو گئی ہے اور رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں اور مجھے جاگتے ہوئے ستائیسواں گھنٹہ ہے۔ اور جاگ جاگ کر تھک چکا ہوں۔ لہذا اس اجلاس کے اختتام کا اعلان کرتا ہوں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ جلسے کے اختتام پر لبرل پارٹی کے پروانشل لیڈر مسٹر نکٹیلر نے محترم چوہدری صاحب سے ہال میں ملاقات کی۔

گھر واپس پہنچ کر محترم چوہدری صاحب پھر دوستوں میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا۔ کلیم صاحب اللہ تعالیٰ مبارک کرے آپ کی تقریر بہت اچھی تھی۔ یاد رہے کہ جلسہ کی ساری کارروائی کو جو کہ لگ بھگ پانچ گھنٹے کی تھی T.V. والوں نے ریکارڈ کیا۔ رات کے ایک بجے چوہدری صاحب آرام فرمانے کے لئے اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

۱۷/۹ کی صبح کو دس بجے محترم چوہدری صاحب کی شہر کے میئر مسٹر راس الجر سے ملاقات تھی۔ چوہدری صاحب کے ساتھ جن دوستوں کو اس ملاقات میں جانے کا موقعہ ملا۔ ان میں کلیم صاحب۔ باسط صاحب۔ ملک لطیف صاحب احسان الٰہی صاحب ہشام ملک صاحب اور خاکسار شامل تھے۔ مسٹر راس الجر نے اس موقعہ پر شہر کا مختصراً تعارف اور ایک سوک سنٹر بنانے کے بارے میں بتایا جس پر چوہدری صاحب کی رائے سننا چاہتے تھے۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ ہاں اچھی بات ہے اگر آپ اس کے بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ پھر میئر نے ایک معزز مہمانوں والی بک نکالی۔ جس میں ملکہ الزبتھ اور اس کی والدہ محترمہ کے دستخط ثبت تھے۔ اور چوہدری صاحب سے درخواست کی کہ آپ بھی اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔ جس پر چوہدری صاحب نے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ گیارہ بج رہے تھے۔ بارہ بجے چوہدری صاحب کی یونیورسٹی میں "اسلام اور اس کا پیغام" پر تقریر تھی۔ اس لئے چوہدری صاحب سے رخصت چاہی۔ واپس گھر پہنچ کر چوہدری صاحب تیار ہو کر یونیورسٹی کو روانہ ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ چوہدری صاحب آگے اور چلتے کار میں نوافل پڑھتے۔ اور ذکر الٰہی میں ایسے منہمک ہوتے کہ ایسے لگتا کہ جیسے اپنے خدا سے باتیں کر رہے ہیں۔ ٹھیک بارہ بجے یونیورسٹی پہنچے۔ ڈاکٹر مکریڈی نے استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ اخبار T.V. والے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ چوہدری صاحب نے ایک گھنٹہ تک نہایت ہی مدلل اور جامع اسلام کی تعلیم اسلام کے ارکان اور دیگر ضروری باتوں پر روشنی ڈالی جس کے بعد سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ اور محترم چوہدری صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دیئے۔ اس شام دو دفعہ ۶ بجے اور ۱۱ بجے کی خبروں میں T.V. پر یہ پروگرام دکھایا گیا۔ ایک غیر از جماعت دوست ڈاکٹر خالد عزیز صاحب کی بیگم صاحبہ نے برملا کہا جس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ آپ واقعی میں اسلام اور ملک کے نمائندے ہیں۔ اور چوہدری صاحب کی تعریف میں کئی الفاظ کہے۔ اس لیکچر میں مسجد کے مصری امام۔ مسلم ایسوسی ایشن کے مصری صدر اور سیکرٹری نے بھی شرکت کی اور یونیورسٹی کے پروفیسرز اور طلبا شریک ہوئے۔

ڈیڑھ بجے گھر پہنچے اور مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم کی امامت میں نمازیں ادا کیں۔ جن میں تقریباً تمام جماعت کے احباب نے شرکت کی۔ (باقی)

توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے۔ کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جائے گی جس کا نام تُوْبُوْا اِلَیْہِ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔

غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا۔ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶۸، صفحہ ۶۹)

ضروری اعلان

بعض ناگزیر وجوہات اور مجبوریوں کی وجہ سے کسی کسی روز "الفضل" کے صفحات میں کمی کرنا پڑتی ہے۔ اس کے لئے ادارہ ہذا احباب سے معذرت خواہ ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر۔ قسط نمبر ۱۴

سمندر کی حیاتیات

(محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ ربوہ)

(۱)

اب سے سو سال قبل ایک ماہر حیاتیات نے کہا تھا کہ سمندر میں حیات کے آثار چھ سو گز تک پائے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ گہرائی پر کسی جانور کا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ یہ رائے اس بناء پر پیش کی گئی تھی کہ جانوروں اور پودوں کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان میں سے سورج کی روشنی اور آکسیجن سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں اور یہ دونوں چیزیں صرف سطح پر ہی موجود ہوتی ہیں لیکن اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ رائے درست نہیں۔ جو لوگ سمندر کی تہہ تک گئے ہیں ان کے مشاہدات بتلاتے ہیں کہ سطح سے لے کر پیندے تک ہر گہرائی میں حیات کا سلسلہ جاری ہے اور پانی کے اندر کوئی جگہ ایسی نہیں جو جانداروں سے خالی ہو۔

اس میں شک نہیں کہ حیوانی زندگی تمام گہرائیوں میں موجود ہے لیکن اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حیات کی جس قدر فراوانی سطح کے پانی میں پائی جاتی ہے وہ کسی اور جگہ نظر نہیں آتی۔ اگر آپ کسی جہاز کے عرشہ پر کھڑے ہو کر پانی کا مشاہدہ کریں تو آپ کو نظر آئے گا کہ نجم البحر (جیلی فش) کے چمکتے ہوئے جسموں سے سمندر پٹا پڑا ہے حدِ نظر تک ان کی گھنٹی نما شکلیں پھیلی ہوئی دکھائی دیں گی۔ کبھی سمندر کی ساری سطح خورد بینی کیڑوں کی وجہ سے سرخ نظر آتی ہے اور سفر کے دوران گھنٹوں یہی صورت قائم رہتی ہے۔ کبھی چھوٹی بڑی مچھلیاں تیزی سے دوڑتی ہوئی نظر آتی ہیں اور ان کے پہلوؤں سے سورج کی روشنی منعکس ہو کر ان کو نقرئی چمک عطا کرتی ہے۔ غرض قسما قسم کی اس قدر مچھلیاں نظر آئیں گی کہ گھنٹوں مشاہدہ کرنے کے بعد بھی آپ کو تکان یا کوفت کا احساس نہ ہوگا۔ بعض وقت سمندر کی سطح بالکل صاف اور نیلی نظر آتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کچھ بھی نہیں لیکن اگر ایک چلو پانی لے لیا جائے اور خورد بین سے اسی کا معائنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسی میں بھی ڈیاٹم کے کروڑہا نباتی خلئے موجود ہیں اور ان کے درمیان ان گنت باریک کیڑے چل پھر رہے ہیں۔

سطح پر پھرنے والے جانوروں میں تیر ماہی اور ہشت پایہ کے بچے، گھونگھے ریگ صدفہ، بحری خارپشت اور خراطین بحری وغیرہ کے لاروا، صدف ماہی، پرمایان، اور میگو کی طرح کے چپوپا، نجم البحر اور سمندری لالہ، ایک خلئے والے جانور اور پودے اور مچھلیوں کے انڈے اور لاروا سب ہی موجود ہوتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے جانور جو بمشکل تیر سکتے ہیں اور تمام ایسے پودے اور جانور جو غیر ارادی طور پر بہے چلے جاتے ہیں مجموعی طور پر پیراکو یا پلانکٹن کہلاتے ہیں۔ ان پھرنے والوں کی شاید پندرہ ہزار سے بھی زائد اقسام ہیں جن کی زندگی ایک دوسرے کو کھانے میں یا کھائے جانے میں گزرتی ہے۔ ان میں سے اکثر تو ساری عمر بہتے رہتے ہیں لیکن ان میں سے جو انڈے یا لاروا کی شکل میں ہوتے ہیں ان کی یہ حالت عارضی ہوتی ہے۔ جب انڈوں میں سے بچے نکل آتے ہیں اور لاروا بڑے جانور بن جاتے ہیں تو وہ آزادانہ تیرنے لگتے ہیں یا پانی کی گہرائیوں میں چلے جاتے ہیں۔ قریباً تمام بحری جانور اسی حالت میں سے گزرتے ہیں یا کم از کم اپنی ابتدائی زندگی میں وہ ایسے ہوتے ہیں۔

بحری نباتات

سمندر میں چھوٹے بڑے جس قدر حیوانات پائے جاتے ہیں ان کی زندگی کا انحصار ان باریک پودوں پر ہے جو پانی کی سطح پر تیرتے پھرتے ہیں۔ ان کو نباتی جل چر (فائٹو پلانکٹن) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض جانوروں کے لئے تو یہ پودے براہِ راست غذا کا کام دیتے ہیں لیکن دوسرے جانور براہِ راست تو ان کو نہیں کھاتے مگر ان جانوروں کا شکار کرتے ہیں جن کا گزارہ اسی پر ہوتا ہے۔

ان پودوں کی نشوونما اور افزائش کی وہی ضروریات ہیں جو دوسرے پودوں کی ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے انہیں روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پودے صرف سطح کے قریب ہی پیدا ہوتے ہیں۔ سورج کی روشنی جس گہرائی تک جا سکتی ہے اسے ضیائی خطہ کہتے ہیں۔ ساحلی علاقوں میں جہاں پانی گدلا ہوتا ہے روشنی چالیس پچاس فٹ کی گہرائی تک جاتی ہے لیکن پانی جہاں صاف ہو وہاں وہ دو ہزار فٹ تک بھی خفیف مقدار میں پہنچ جاتی ہے لیکن ضیائی تالیف کا عمل صرف تین سو فٹ تک ہوتا ہے۔ اس ضیائی خطہ میں یہ پودے پانی میں موجود کاربن ڈائی اکسائڈ کو نامیاتی مادوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کو ضیائی تالیف یا نور کیمیائی عمل کہتے ہیں۔

ان پودوں کی باقی ضروریات پانی سے ہی پوری ہوتی ہیں۔ نشوونما کے لئے انہیں جن غذائی مادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے فاسفیٹ اور نائٹریٹ بہت اہم ہیں جو زیادہ تر سمندر کے پیندے پر جمع رہتے ہیں۔ ایسے مقامات پر جہاں پیندے کا پانی ابھر کر سطح کے پانی سے مل جاتا ہے ان کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور وہیں پودے بڑی تیزی سے اور وافر مقدار میں نشوونما پاتے ہیں۔ منطقہ معتدلہ میں یہ عمل سردیوں میں ہوتا ہے اس لئے اس موسم میں نباتی جل چر کی بڑی فراوانی ہوتی ہے۔ سال کے باقی حصوں میں چونکہ نیچے کا پانی اوپر نہیں آتا اس لئے غذائی مادے ختم ہو جاتے ہیں اور جل چر کی پیداوار بہت کم ہو جاتی ہے

بہت سی قسم کے پودے نباتی جل چر کی شق میں آتے ہیں لیکن اسی خورد بینی نباتات میں سے جو چیز سب سے زیادہ اہم ہے وہ ڈیاٹم ہیں۔ یہ اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ ان کی باریکی پر یقین نہیں آتا۔ ایک دفعہ نہر کیل میں سے ایک گیلن پانی لیا گیا تو اس میں ڈھائی کروڑ ڈیاٹم پائے گئے۔ اس سے ان کی جسامت اور باریکی کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ یہ ڈیاٹم بھی مختلف شکل و صورت کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شیشے کی طرح شفاف ایک باریک ڈبے سے خول میں بند ہوتا ہے جس کی بناوٹ نہایت درجہ خوبصورت ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جادو کی ایک تھیلی ہے جو پانی میں تیر رہی ہے لیکن اس میں زندگی پائی جاتی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ یہ پودا پانی میں سے سلیکا کو جذب کر کے ایک لعاب سا نکالتا ہے جو اس کے لئے خول کا کام دیتا ہے۔ یہ سلکانی خول شفاف شیشے کی طرح ہوتا ہے اور روشنی کے گزرنے میں حارج نہیں ہوتا۔ اس روشنی سے ضیائی تالیف کا عمل پودے میں جاری رہتا ہے۔ ڈیاٹم کی یہ تھیلی اس قدر خوبصورت اور خوشنما ہوتی ہے کہ انسان کے بنائے ہوئے زیور بلحاظ ڈیزائن اس کے مقابلہ میں ہیچ معلوم ہوتے ہیں۔

ڈیاٹم کے جسم میں ایک ہی خلیہ ہوتا ہے لیکن اس کی نسل اس طرح بڑھتی ہے کہ خلیہ کچھ عرصہ بعد درمیان میں سے دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ اگر درجہ حرارت مناسب اور روشنی کافی ہو تو نسل کی افزائش بڑی تیزی سے ہوتی ہے۔ بہار کے موسم میں شمالی بحر الکاہل کے پانی میں ان کی نسل اس قدر تیزی سے بڑھتی ہے کہ سارا پانی بھورا نظر آتا ہے

ڈیاٹم صحیح معنوں میں پودے ہیں لیکن خشکی کے پودوں سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ ان کی جڑیں نہیں ہوتیں اور وہ ہر وقت پانی میں تیرتے پھرتے ہیں۔ برف کے نیچے بھی اُگ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ وہیل مچھلی کے پیٹ کے نیچے چمٹ کر بھی نشوونما پا لیتے ہیں۔

ڈیاٹم سے زیادہ خوبصورت وہ پودے ہیں جنہیں ریڈیولیریا کہتے ہیں۔ یہ بھی شیشے کے گھروں میں رہتے ہیں لیکن ان کے جسم پر جگہ جگہ کانٹے سے نکلے ہوتے ہیں جو ہیروں کی طرح چمکتے ہیں۔ کسی جوہری کے جواہرات اور زیور حسن و زیبائش، ڈیزائن کے تنوع اور خوبصورتی میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

سمندر میں کچھ ایسے پودے بھی پائے جاتے ہیں جو ڈیاٹم اور ریڈیولیریا سے جسامت میں بہت بڑے ہوتے ہیں اور شکل و صورت میں گھاس سے مشابہ ہوتے ہیں، انہیں صوف البحر کہتے ہیں۔ یہ زیادہ ساحل کے ساتھ ساتھ اگتے ہیں جہاں روشنی کافی بھی ہوتی ہے اور اگنے کے لئے کوئی سہارا موجود ہوتا ہے۔ ان کی اقسام سبز ہوتی ہیں لیکن بعض سبزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرخ یا نیلگوں بھی ہوتے ہیں۔ بحراوقیانوس میں ان پودوں کی ایک خاص قسم پائی جاتی ہے جو لمبی گھاس سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسے سرگاسم یا خلیجی کاہی کہتے ہیں۔ اسی گھاس میں ہوا سے بھرے ہوئے پھکنے سے ہوتے ہیں جو ان کو ترائے رکھتے ہیں۔ یہ پھکنے انگور کے خوشوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ اس گھاس کے تنے دو سو فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ یہ پودے جب بڑی مقدار میں ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں تو سبز یا سرخ تختوں کی شکل میں میلوں میل تک پھیل جاتے ہیں اور ان کی تہ کئی کئی فٹ موٹی ہوتی ہے۔

بحری جانور

ڈیاٹم، الگا اور اسی قسم کے خوردبینی نباتات اس معدنی دولت کو جو سمندر کے پانی میں موجود ہوتی ہے جذب کر کے جانوروں کے لئے قابلِ استعمال بنا دیتی ہے۔ بعض مچھلیاں اور بڑے جانور بھی اس نباتی پیداوار کو بطور غذا استعمال کرتے ہیں لیکن اس کو کھانے والے زیادہ تر چھوٹے قشری جانور، کیکڑوں کے بچے، خارماہی (ہیرنگ) اسقمری (میکرل) چپو پا اور بحری جانوروں کے لاروا ہوتے ہیں۔ ان چھوٹے جانوروں کو جل چر یا حیوان ترپا (زوپلانکٹن) کہتے ہیں۔ ڈیاٹم کے مرغزاروں میں یہ مخلوق مصروفِ گلگشت رہتی ہے۔

ان جانوروں کے بعد جن کا گزارہ براہ راست نباتی جل چر پر ہوتا ہے وہ مچھلیاں آتی ہیں جو گوشت خور ہوتی ہیں اور دوسرے جانوروں کو نگل کر اپنا پیٹ بھرتی ہیں۔ درجہ بدرجہ بڑی مچھلیاں اپنے سے چھوٹی مچھلیوں کو شکار کرتی ہیں اور نشو و نما پاتی ہیں، یہاں تک کہ یہ سلسلہ شارک اور وہیل مچھلیوں تک پہنچ جاتا ہے

بقائے حیات کا نظام

سمندر میں جو جانور پائے جاتے ہیں وہ ایک دوسرے کو جس رغبت سے اور جس مقدار میں کھاتے ہیں، اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ سمندر میں حیات کا سلسلہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جانا چاہئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں لاکھ سال سے سمندر میں جانور زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہاں کی آبادی اور رونق میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا۔ حیات کے اسی تسلسل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نقصان کی تلافی کا کوئی نہ کوئی معقول انتظام موجود ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ سورج کی روشنی میں پودے حل شدہ کاربن ڈائی اکسائڈ کو ایسے نامیاتی مرکبات میں تبدیل کر دیتے ہیں جو ان کی نشو و نما میں کام آتے ہیں۔ یہ پودے پھر بحری جانوروں کی غذا کا کام دیتے ہیں۔ اس طرح ان کی تیار کردہ مرکبات جانوروں کے جزوِ بدن بنتے ہیں۔ جب تک یہ جانور زندہ رہتے ہیں نامیاتی مادے (یعنی کاربن کے مرکبات) ان میں "بندھے" رہتے ہیں اور پودوں کے کام نہیں آ سکتے۔ غذائی دور تو اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ جو جانور مر جائیں ان کے جسم تحلیل ہو کر پھر ان سادہ مادوں میں تبدیل ہو جائیں جن سے ابتدائی پودے بنے تھے۔

قدرت نے یہ اہم کام ایک ایسی مخلوق کے سپرد کیا ہے جو انتہائی طور پر باریک ہے۔ اگر اس کے جسم کو ایک ہزار گنا بھی بڑھا دیا جائے تب بھی وہ اس قدر بڑا ہوگا جتنا کہ اس صفحہ پر کوئی نقطہ۔ اس مخلوق کو ہم جراثیم یا بکٹیریا کہتے ہیں۔ اگرچہ ان کے جسم بھی ایک خلئے پر مشتمل ہوتے ہیں تاہم ان کو نہ ہم پودے کہہ سکتے ہیں اور نہ حیوانات۔ سطح سے لے کر پیندے تک سمندر میں یہ ہر جگہ بڑی تعداد میں موجود ہیں بلکہ پیندے کے نیچے بھی ایک سو چالیس فٹ کی گہرائی تک پائے گئے ہیں۔ پانی کے تمام جانوروں کے جسم میں بھی ہوتے ہیں اور جسم سے باہر بھی۔ سمندر کے پانی میں بہت سا نامیاتی مادہ حل شدہ صورت میں موجود ہوتا ہے لیکن وہ جانوروں کے کام نہیں آ سکتا البتہ جراثیم کے لئے وہ عمدہ غذا کا کام دیتا ہے۔ وہ اس مادے کو حل شدہ آکسیجن کے ساتھ ملا کر اپنے لئے توانائی پیدا کرتے ہیں۔ گویا ان کے توسط سے تکسید[1] کا عمل جاری رہتا ہے اور نامیاتی مادے جل کر پھر کاربن ڈائی اکسائڈ اور دوسرے سادہ اشیاء میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

یہ تو وہ مادے تھے جو پانی میں حل شدہ صورت میں موجود تھے۔ اب ہم ان مادوں کو لیتے ہیں جو جانوروں کے جسم میں "بندھے" ہوئے ہوتے ہیں۔ جب کوئی جانور مرتا ہے تو یہ جراثیم فوراً اس کے جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ پیندے تک پہنچے یہ جراثیم اس کا کام تمام کر دیتے ہیں اور اس کے جسم کو تحلیل کر کے سادہ اشیاء میں تبدیل کر دیتے ہیں شاذ ہی کوئی مردہ جسم چھ سو فٹ کی گہرائی تک پہنچتا ہے۔ اس کا کچھ حصہ تو زندہ جانور کھا جاتے ہیں۔ کچھ عظیم دباؤ کے باعث پانی میں حل ہو جاتا ہے اور کچھ جراثیم کی نذر ہو جاتا ہے۔ پیندے تک جو چیز پہنچتی ہے وہ ہڈیوں کے ڈھانچے اور جسم کے بہت سخت حصے ہوتے ہیں۔ وہاں بھی تحلیل کا عمل جاری رہتا ہے۔ پیندے پر پڑی ہوئی کیچڑ کے ایک مکعب سنٹی میٹر میں بیالیس کروڑ سے زیادہ جراثیم موجود ہوتے ہیں اور وہ اپنے کام کو اس وقت تک جاری رکھتے ہیں جب تک کہ سارا جسم ممکنہ حد تک تحلیل نہ ہو جائے۔

تحلیل شدہ مادے اگر سمندر کے پیندے پر پڑے رہیں یا محض گہرائی میں جمع رہیں تو وہ پودوں کے کام نہیں آ سکتے کیونکہ پودے تو صرف سطحی پانی میں موجود ہوتے ہیں اس لئے قدرت نے ایسا انتظام کیا ہے کہ پیندے کا پانی ان غذائی مادوں کو ساتھ لے کر خاص خاص مقامات پر اوپر کو ابھرتا رہتا ہے اور سطح کے پانی سے مل کر دوبارہ پودوں کی نشو و نما میں کام آ سکتا ہے۔ پانی کا یہ ابھار شمالی استوائی رو اور مخالف رو کے درمیانی حصہ میں اور اسی طرح کیلیفورنیا، پیرو اور جنوب مغربی افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جس جس جگہ بھی گہرا پانی اوپر کو ابھرتا ہے وہاں جانوروں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ پانی میں موجود غذائی مادے پودوں کے کام آتے ہیں اور یہ پودے بعد ازاں جانوروں کی غذا بنتے ہیں۔

سمندر کی گہرائی سے جس قدر پانی اوپر کو ابھرتا ہے اتنا ہی پانی اوپر سے نیچے چلا جاتا ہے اور کوئی خلا پیدا نہیں ہوتا۔ پانی کا یہ اتار اس جگہ ہوتا ہے جہاں بحر منجمد شمالی اور بحر منجمد جنوبی کا بھاری پانی منطقہ معتدلہ کے ہلکے پانی کے نیچے چلا جاتا ہے۔ پانی کا یہ اتار بھی زندگی کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ اس کا ابھار کیونکہ پانی کے اس اتار سے گہرائی میں رہنے والی مخلوق کو وہ آکسیجن مہیا ہوتی ہے جس کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔

زندگی کی حدود

اگرچہ سمندر میں ہمیں کوئی حد بندیاں نظر نہیں آتیں اور سب پانی ایک ہی جیسا معلوم ہوتا ہے تاہم حیات کے لحاظ سے ہم اسے الگ الگ خطوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ہوا اور روشنی کی مقدار، پانی کے دباؤ، غذا کی نوعیت اور درجہ حرارت کے اعتبار سے مچھلیوں کی اقسام الگ الگ ہیں اور ان کا میدانِ حیات بھی جدا جدا۔ جو مچھلیاں پیندے کے قریب رہتی ہیں اور زبردست دباؤ کی عادی ہیں وہ اگر سطح کے پانی میں آجائیں تو شاید ان کے جسم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اسی طرح جو مچھلیاں سرد علاقے میں رہنے کی عادی ہیں وہ گرم پانی میں نہیں جاتیں۔ درجہ حرارت کے اعتبار سے ان کے جسم اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ اگر ان کے مخصوص ماحول میں چند درجہ کا بھی فرق پڑ جائے تو وہ ہلاک ہو جاتی ہیں۔

درجہ حرارت کے اعتبار سے سمندر کا ماحول خشکی کی نسبت زیادہ آرام دہ ہوتا ہے۔ خشکی پر تو درجہ حرارت کا سالانہ فرق بعض دفعہ چالیس، پچاس سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے لیکن سمندر میں یہ فرق آٹھ دس درجے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے بحری جانوروں کو موسم کی تبدیلی سے کچھ زیادہ پریشانی نہیں ہوتی تاہم درجہ حرارت میں معمولی فرق بھی ان کے لئے ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے اور اس سے ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ جس مقام پر گرم خلیجی رو اور شمال سے آنے والی سرد رَو آپس میں ملتی ہیں وہاں بعض دفعہ سمندر کی سطح مردہ مچھلیوں کے جسم سے پٹ جاتی ہے گرم پانی کی مچھلیاں سرد پانی سے اور سرد پانی کی مچھلیاں گرم پانی سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔ ایسے مقامات بحری پرندوں کے لئے نہایت عمدہ شکارگاہ ہوتے ہیں اور ان کے جھنڈ کے جھنڈ سمندر کے اوپر ہر وقت منڈلاتے رہتے ہیں۔

(باقی)

---

(۱) کسی چیز کے آکسیجن سے مل جانے کو تکسید کا عمل کہتے ہیں۔

— ماہ بماہ —
لازمی چندہ جات کی
— ادائیگی —
فرما کر عند اللہ ماجور ہوں
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۳واں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۲۵ جنوری سے ربوہ میں شروع ہو رہا ہے

ٹورنامنٹ چار روز جاری رہے گا۔ بیس ٹیموں کی شرکت متوقع ہے

ربوہ ۲۰ جنوری۔ تیرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ٹورنامنٹ کی آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئرمین محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے ایک ملاقات میں آج یہاں نمائندہ الفضل کو بتایا کہ یہ ٹورنامنٹ فضل عمر کلب ربوہ کے زیر اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے اور اس میں ملک بھر سے باسکٹ بال کی چوٹی کی بیس ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بالمقابل واقع باسکٹ بال کی تین گراؤنڈز میں کھیلا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے تمام گراؤنڈز کو پوری طرح کھیل کے لئے تیار کر دیا گیا ہے۔ جمعہ ۲۵ جنوری صبح ساڑھے نو بجے اس کا افتتاح ہوگا۔

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے بتایا کہ یہ ٹورنامنٹ نہایت اعلیٰ روایات کا حامل ہے اور اس میں باسکٹ بال کے کھیل کا انتہائی بلند معیار دیکھنے میں آتا ہے جو کہ شائقین کی ورزشی کھیلوں میں دلچسپی کا سامان فراہم کرتا ہے اور ملک بھر میں باسکٹ بال کے کھیل کی ترویج کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ ۱۹۷۲ء کے بعد سے بعض وجوہات کی بناء پر یہ ٹورنامنٹ منعقد نہیں ہو سکا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ اس ٹورنامنٹ میں داخلہ مفت لیکن بذریعہ پاس ہوگا۔ جملہ شائقین کو چاہیئے کہ وہ اپنے محلوں کے زعماء خدام الاحمدیہ اور صدر صاحبان محلہ سے یہ پاس حاصل کر لیں۔

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(از یکم ہجرت ۱۳۵۹ ہش / مئی ۱۹۸۰ء تا ۳۰ شہادت ۱۳۶۲ ہش / اپریل ۱۹۸۳ء)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۸۰ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۱/۵/۸۰ تا ۳۰/۴/۸۳) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۰/۳/۸۰ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔ جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جا سکے۔

ضروری ہدایات

۱۔ انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ باترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

گورنر لیگوس سٹیٹ

(بقیہ صفحہ اوّل)

عبادت کرو جس نے تمہیں اور جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان کو بھی پیدا کیا تاکہ تم ہدایت یافتہ کہلاؤ۔

وہ رحمٰن اور رحیم خدا آپ کو اس تاریخ ساز کانفرنس کے دوران اور اس کے بعد بھی اپنی ہدایت کی راہوں پر چلائے رکھے۔

السلام علیکم

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہمارے اس مجاہد بھائی کو اپنے فضل و کرم سے شفا عطا فرمائے اور عمر دراز عطا کرے اور خدمت دین کے بہت سے مواقع عطا کرتا رہے۔

(وکیل التبشیر)

مورخہ ۱۹ جنوری کو سول ہسپتال فیصل آباد میں میرا مثانہ کی پتھری اور پراسٹیٹ (غدود) ہر دو کا آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے جو کہ مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ایف آر سی ایس نے کیا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سیّد احمد علی فیصل آباد)

میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمود احمد کا نکاح ہمراہ خالدہ بیگم بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب دارالصدر شمالی ربوہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مسجد محمود ربوہ میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور دائمی خوشیوں کے سامان شامل حال کرے۔ آمین

(غلام احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر:- ۴۱۰۶۱۷

ضروری گذارش

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں اپنی تجاویز دفتر افسر جلسہ سالانہ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴